باب: 20

ابوذرِ غفاریؓ

(Abu Zar Ghifari rza, 576-653 AD)

ابوذرؓ، کا اصل نام جندب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفقت سے "یا جندیب" پکارتے تھے۔ ابوذر آپ کی کنیت ہے اور اسی کنیت سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام حنادہ بن کعب اور والدہ کا نام رملہ بنت ربید ہے۔ والد اور والدہ دونوں ہی غِفار قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ غِفار، ایک راہ زن قوم تھی اور ان لوگوں کا پیشہ highway robbery ہوا کرتا تھا۔ یوں ابوذر میں بھی حالات کی مناسبت سے ویسے ہی عادات اور خصائل پیدا ہوئے۔ تیر و تلوار کا استعمال ان کے لیے گویا معمول کی بات تھی۔ پھر ان کی اپنی فطری شجاعت نے انہیں اور بھی بہادر بنا دیا تھا۔ کبھی کبھی زیادہ ولولہ اُٹھتا تو وہ تنِ تنہا راتوں کو قبیلوں پر ٹوٹ پڑتے اور ان کا مال لوٹ لاتے اور اپنے بزرگوں سے داد پاتے۔

ایک روز اچانک دل نے کروٹ لی جس نے آپ کے ضمیر کو جگا دیا۔ آپ اپنی ظالمانہ حرکتوں پر سخت نادم ہوئے۔ پھر تائب ہونے کے بعد آپ اپنے گناہوں کے کفارہ کے بہ طور خدا کی عبادت میں دن رات کے لیے مصروف ہوگئے۔ مگر یہ عبادت بغیر کسی تعلیم و ارشاد کے ہوتی اور خود اپنے جی سے جو سمجھ میں آتا عبادت کیا کرتے۔ قبیلے کے لوگوں کو ابوذر کی یہ تبدیلی پسند نہ آئی۔ چنانچہ مخالفت ہوئی اور بڑھتے بڑھتے نوبت ابوذر کے ترکِ وطن تک پہنچ گئی۔

ابوذرؓ، اپنی والدہ اور بھائی انیسؓ کو ساتھ لے کر اپنے جائے وقوع سے چل پڑے۔ پہلے ماموں کے پاس کچھ دنوں رہے پھر وہاں سے مکہ کی طرف چل پڑے۔ ابھی راستے میں ہی تھے کہ خبر ہوئی کہ مکہ میں ایک ایسی شخصیت ہے جو اچھی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے آپ کو اللہ کا رسول بھی گمان کرتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ سے ملنے کی تڑپ پیدا ہوئی اور ابوذرؓ مکہ پہنچ گئے۔ یہ وہ دَور تھا کہ اُس وقت تک اسلام کی ابتدا اندرونِ خانہ تک ہی محدود تھی۔ چنانچہ آنحضرتؐ کی تلاش میں آپ کو بہت مشکل پیش آئی۔ اس جدوجہد میں آپ نے قریش کے مخالفین کے ہاتھوں خوب مار بھی کھائی اور ان کے بہت ظلم بھی سہے۔ بالآخر جب آنحضرتؐ سے ملاقات ہوئی تو یوں لگا جیسے آپؐ ہی کو ڈھونڈ رہے تھے۔ فوراً اسلام قبول کر لیا۔ اُس وقت مسلمانوں

کی تعداد پانچ تھی اور پانچویں حضرت ابو ذرؓ ہی تھے۔ آنحضورؐ نے اس وقت کے حالات دیکھتے ہوئے انہیں مکہ چھوڑنے اور اپنے مقام پر واپس جاکر گھر سے تبلیغ شروع کرنے کا حکم دیا۔

حضرت ابو ذرؓ کی تبلیغی مہم کامیابی سے شروع ہوئی۔ پہلے آپ کے بھائی انیسؓ مسلمان ہوئے۔ پھر والدہ بھی اپنے لڑکوں کے ساتھ ہو گئیں۔ مکہ کے قیام کے دوران قبیلہ قریش کے لوگوں نے جس طرح ابو ذرؓ پر ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لینے اور اپنی تبلیغ کرنے کا آپ نے ایک انوکھا طریقہ نکالا۔ وہ یہ کہ آپ عسفان کی ایک گھاٹی میں جاکر ٹھہر گئے اور اپنا معمول کرلیا کہ اس راہ سے کفارِ قریش کا جو بھی قافلہ گذرتا اسے لوٹ لیتے، اس کے بعد ان کے سامنے یہ شرط رکھتے کہ اگر وہ اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لے آئیں تو تمام لوٹا ہوا مال واپس کردینگے۔ ان میں سے بعض ایمان لے آتے اور مکہ جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے۔

کچھ دنوں بعد حضرت ابوذرؓ نے اپنے وطن غِفار پہنچ کر تبلیغ شروع کردی۔ یہاں پہنچنے پر لوگوں کا رد عمل ان کی توقع سے مختلف نکلا۔ ان میں سے اکثر اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ نہ صرف یہ بلکہ قریب کے ایک اور قبیلے اسلم کے لوگوں نے بھی ابوذرؓ کی تبلیغ کا مثبت جواب دیا۔ یوں ابوذرؓ، آنحضرتؐ کی توقعات پر بالکل پورے اترے۔

سنہ 5 ھ کو اسلام کا یہ کامیاب مبلغ، غِفار اور اسلم کے قبیلے والوں کو اپنے ساتھ لیے آنحضرتؐ کی خدمت میں مدنیہ پہنچا۔ صحاح مسند کے مطابق اس موقع پر آپؐ نے دعا میں فرمایا "غِفار کی اللہ مغفرت کرے اور اسلم کو خدا سلامت رکھے"۔ پھر ابو ذرؓ کے روز و شب آنحضورؐ اور اسلام کی خدمت میں گذرنے لگے۔ آنحضرتؐ کی صحبت میں بیٹھ کر آپ ہر طرح کے موضوعات پر نہ صرف علم حاصل کرتے رہے بلکہ اسے اللہ کے رسول کی تعلیمات جان کر نہایت سختی سے اس پر عملدرآمد بھی کیا۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں ابو ذرؓ پر مجذوبانہ کیفیت سی طاری رہنے لگی۔ اگرچہ کہ اس جذب میں آپ پر فقر و فاقہ کی ایک سرمستی سی غالب رہی لیکن آپ نے کبھی اپنے ہوش کو کھونے نہ دیا۔

ابوذرؓ، سرورِ کائناتؐ کی وصیت کے مطابق مدینہ سے شام چلے گئے۔ دمشق کے قیام کے دوران رسول کریمؐ سے حاصل کردہ تعلیمات، خاص طور پر دولت و امارت سے دوری پر نہ صرف خود کاربند رہے بلکہ آپ لوگوں کو بھی تاکید کرتے رہے۔ امیر معاویہؓ کو آپ کا سخت رویہ پسند نہ تھا چنانچہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے ان کی مدینہ واپسی کا حکم جاری کروا دیا۔ حضرت ابو ذرؓ حکم کی پابندی میں کچھ دنوں کے لیے مدینہ رہے۔ لیکن پھر مدینہ سے تین منزل دور کے ایک گاؤں رِبدہ میں جا بسے۔ یہیں آپ نے سنہ 32 ھ میں انتقال کیا۔

Siddiqui Publications